رسول اللہؐ کی صداقت شعاری

انسانی سیرت و کردار کی تعمیر میں سب سے اہم وصف صدق لہجہ، سچائی اور راست گفتاری ہے۔ دراصل انسان کی باطنی سچائی ہی ہے جس کا اظہار نہ صرف اس کی زبان سے بلکہ سیرت و کردار حتّٰی کہ اس کی پیشانی سے بھی جھلکتا ہے، یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ماموروں اور فرستادوں کی سچائی کا نشان یہی صداقت شعاری کا خلق ٹھہرایا ہے۔

چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ اہل مکّہ کو یہ خطاب ہوا کہ ''انکو کہہ دے اگر اللہ چاہتا تو میں یہ (قرآن) تم کو پڑھ کر نہ سناتا اور نہ اس سے تمہیں آگاہ کرتا۔ اس سے پہلے میں تمہارے درمیان عمر کا ایک حصّہ گزار چکا ہوں کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے۔ (یونس آیت 17)

اس آیت میں آنحضرت ﷺ دعویٰ سے پہلے کی زندگی بحیثیت مدّعی نبوت راست گفتاری میں بطور مثال کے پیش فرمائی ہے اور بتایا ہے کہ جو شخص بچپن اور جوانی میں انسانوں سے جھوٹ نہیں بولتا وہ بڑھاپے کے قریب خدا پر کیسے جھوٹ باندھ سکتا ہے۔ بلاشبہ مدّعیٔ نبوت کی صداقت کے لئے یہ ایک

بنیادی اور اہم دلیل ہے۔اس پر بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کو پرکھا جائے تو آپؐ کی سچائی روز روشن کی طرح ظاہر و باہر ہے۔

آپؐ ہی تھے جن کو آغاز جوانی سے ہی اپنے پرائے سبھی امانت دار مانتے تھے۔آپؐ کا نام ہی صدیق و امین پڑ گیا تھا جو بے حد سچ بولنے والے کو کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن بھی دعوئ نبوت تک کھلم کھلا یہ گواہی دیتے رہے۔اس جگہ ہم رسول کریمؐ کی صداقت کے بارے میں چند شہادتیں پیش کریں گے۔

میاں بیوی کی قربت کو قرآن شریف میں بجا طور پر ایک دوسرے کے لباس سے تعبیر کیا گیا ہے۔(سورۃ البقرہ:188) پس بیوی سے بڑھ کر کون ہے جو شوہر کے زیادہ قریب ہو اور اس کے اخلاق کے بارہ میں اس سے بہتر رائے دے سکے؟

ازواج مطہراتؓ کی گواہی

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب پہلی وحی کے بعد گھبراہٹ کے عالم میں گھر تشریف لائے اور حضرت خدیجہؓ نے آپ کو جن الفاظ میں تسلی دی وہ آپ کی صداقت کی زبردست گواہی ہے۔انہوں نے آپ کی یہ اہم صفت بھی بیان کی کہ آپ تو ہمیشہ سچ بولتے ہیں۔اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی ضائع نہیں کرے گا۔(بخاری)[1]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کے بارے میں حضرت عائشہؓ کی

بھی یہی گواہی تھی کہ آپ کے اخلاق تو قرآن تھے۔ اسلام اور قرآن کا بنیادی خلق تو سچائی ہی ہے۔

رشتہ داروں کی گواہی

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب حکم ہوا کہ اپنے قریبی رشتہ داروں کو دعوت حق پہنچائیں تو کوہِ صفا پر آپؐ نے قبائل قریش کو نام لے کر بلایا۔ جب وہ اکٹھے ہوئے تو ان سے پوچھا کہ اگر میں تمہیں کہوں کہ اس پہاڑی کے پیچھے سے ایک لشکر تم پر حملہ آور ہونے والا ہے تو کیا تم مجھے سچا جانو گے؟'' انہوں نے بلا تامل کہا ہاں! ہم نے کبھی بھی آپؐ سے جھوٹ کا تجربہ نہیں کیا۔ آپؐ تو ہمیشہ سچ بولتے ہیں۔'' مگر جب آپ نے انہیں کلمۂ توحید کی دعوت دی تو آپ کا چچا ابولہب کہنے لگا'' تیرا برا ہو کیا تو نے اس لئے ہمیں جمع کیا تھا۔'' (بخاری)[2]

ابوطالب کی گواہی

ایک دفعہ قریش کا وفد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شکایت لے کر رسول اللہؐ کے چچا ابوطالب کے پاس آیا۔ ابوطالب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بلوا کر سمجھایا کہ قریش کی بات مان لو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش سے فرمایا کہ اگر تم اس سورج سے روشن شعلۂ آگ بھی میرے پاس لے آؤ پھر بھی میرے لئے اس کام کو چھوڑ ناممکن نہیں۔ اس پر ابوطالب نے گواہی دی کہ خدا کی قسم! میں نے آج تک کبھی اپنے بھتیجے کو اس کے قول میں جھوٹا نہیں

پایا۔یعنی یہ اپنی بات کا پکا اور سچا ہے اور اس پر قائم رہے گا۔ میں تمہاری کوئی مدد نہیں کرسکتا۔(بیہقی) 3

ابو طالب کی دوسری گواہی شعب ابی طالب کے زمانہ کی ہے۔جب اس محصوری کے زمانہ میں تیسرا سال ہونے کو آیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے علم پا کر ابو طالب کو اطلاع دی کہ بنو ہاشم سے بائیکاٹ کا جو معاہدہ خانہ کعبہ میں لٹکایا گیا تھا اسے سوائے لفظ اللہ کے باقی کو دیمک کھا گئی ہے۔ ابو طالب کو رسول اللہ کے قول پر ایسا یقین تھا کہ انہوں پہلے اپنے بھائیوں سے کہا کہ خدا کی قسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے آج تک کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ یہ بات بھی لازماً سچ ہے۔ چنانچہ وہ ان کے ساتھ سرداران قریش کے پاس گئے اور انہیں بھی کھل کر کہا کہ میرے بھتیجے نے مجھے یہ بتایا ہے کہ تمہارے معاہدہ کو دیمک کھا گئی ہے۔اس نے مجھ سے آج تک جھوٹ نہیں بولا۔ بے شک تم جا کر دیکھ لو اگر تو میرا بھتیجا سچا نکلے تو تمہیں بائیکاٹ کا اپنا فیصلہ تبدیل کرنا ہوگا۔ اگر وہ جھوٹا ثابت ہوتو میں اُسے تمہارے حوالے کرونگا۔ چاہوتو اسے قتل کرو اور چاہوتو زندہ رکھو۔انہوں نے کہا بالکل یہ انصاف کی بات ہے پھر جا کر دیکھا تو جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔سوائے لفظ اللہ کے سارے معاہدہ کو دیمک جاٹ چکی تھی۔ چنانچہ قریش یہ معاہدہ ختم کرنے پر مجبور ہو گئے۔(ابن جوزی) 4

دوست کی گواہی

حضرت ابوبکرؓ رسول اللہ کے بچپن کے دوست تھے۔ انہوں نے جب آپ کے دعویٰ کے بارہ میں سنا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصرار کے باوجود کوئی دلیل نہیں چاہی کیونکہ زندگی بھر کا مشاہدہ یہی تھا کہ آپ ہمیشہ سچ بولتے ہیں۔(بیہقی)[5]

اولین معاند ابوجہل کی شہادت

سچوں کی گواہی دینے پر اپنے اور بیگانے تو کیا دشمن بھی مجبور ہو جاتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمن ابوجہل سے بڑھ کر کون تھا؟ مگر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو برملا کہا کرتا تھا کہ ہم تجھے جھوٹا نہیں کہتے بلکہ اس تعلیم کی تکذیب کرتے ہیں جو تو لے کر آیا ہے۔(ترمذی)[6]

دشمن اسلام ابوسفیان کی گواہی

آپ کا دوسرا بڑا دشمن ابوسفیان تھا۔ ہرقل شاہ روم نے اپنے دربار میں جب اس سے یہ سوال کیا کہ کیا تم نے اس مدعی نبوت (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) پر اس سے پہلے کوئی جھوٹ کا الزام لگایا؟ ابوسفیان نے جواب دیا کہ نہیں ہرگز نہیں۔ دانا ہرقل نے اس جواب پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا تھا کہ میں جانتا ہوں یہ ممکن نہیں ہوسکتا کہ اس نے لوگوں کے ساتھ تو کبھی جھوٹ نہ بولا ہو اور خدا پر

جھوٹ باندھنے لگ جائے۔ (بخاری) 7

جانی دشمن نضر بن حارث کی شہادت

رسول اللہؐ کا ایک اور جانی دشمن نضر بن حارث تھا جو آپؐ کے قتل کے منصوبے میں بھی شامل تھا۔ کفار کی ایک مجلس میں جب کسی نے یہ مشورہ دیا کہ ہمیں محمدؐ کے بارے میں یہ مشہور کرنا چاہئے کہ یہ جھوٹا ہے تو نضر بن حارث سے رہا نہ گیا۔ وہ بے اختیار کہہ اٹھا کہ دیکھو محمدؐ تمہارے درمیان جوان ہوا، اس کے اخلاق پسندیدہ تھے۔ وہ تم میں سے سب سے زیادہ سچا اور امین تھا۔ پھر جب وہ ادھیڑ عمر کو پہنچا اور اپنی تعلیم تمہارے سامنے پیش کرنے لگا تو تم نے کہا جھوٹا ہے۔ خدا کی قسم! یہ بات کوئی نہیں مانے گا کہ وہ جھوٹا ہے۔ وہ ہرگز جھوٹا نہیں ہے۔ (ابن ھشام) 8

دشمن اسلام امیّہ بن خلف کی گواہی

اپنے جاہلیت کے دوست اور حضرت سعد بن معاذؓ انصاری سے اپنی ہلاکت کے بارے میں رسول اللہؐ کی پیشگوئی سن کر دشمن رسول امیہ بن خلف نے کہا تھا کہ خدا کی قسم (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) جب بھی بات کرتا ہے۔ جھوٹ نہیں بولتا۔ (بخاری) 9

امیہ کی بیوی کی گواہی

حضرت سعد بن معاذؓ انصاری نے اپنے جاہلیت کے دوست سردار قریش

امیہ بن خلف کی بیوی کو بتایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی ہے کہ اس کا خاوند امیہ ہلاک ہوگا تو وہ بے اختیار کہہ اٹھی! خدا کی قسم محمد جھوٹ نہیں بولتے۔ چنانچہ جب جنگ بدر کے لئے امیہ ابوجہل کے ساتھ جانے لگا تو بیوی نے پھر کہا ''تمہیں یاد نہیں تمہارے یثربی بھائی سعد نے تمہیں کیا کہا تھا۔'' امیہ اس وجہ سے رُک گیا مگر ابوجہل باصرار اسے لے گیا چنانچہ امیہ بن خلف بدر میں مارا گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات سچی ثابت ہوئی۔ (بخاری) 10

سردار قریش عتبہ کی گواہی

قریش نے ایک دفعہ سردار عتبہ کو نمائندہ بنا کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھجوایا۔ اس نے کہا کہ آپ ہمارے معبودوں کو کیوں برا بھلا کہتے اور ہمارے آباء کو کیوں گمراہ قرار دیتے ہیں؟ آپ کی جو بھی خواہش ہے پوری کرتے ہیں۔ آپ ان باتوں سے باز آئیں۔

حضور تحمل اور خاموشی سے اس کی باتیں سنتے رہے۔ جب وہ سب کہہ چکا تو آپ نے سورہ حٰم فُصِّلَتْ کی چند آیات تلاوت کیں، جب آپؐ اس آیت پر پہنچے کہ میں تمہیں عاد وثمود جیسے عذاب سے ڈراتا ہوں تو اس پر عتبہ نے آپ کو روک دیا کہ اب بس کریں اور خوف کے مارے اُٹھ کر چل دیا۔ اس نے قریش کو جا کر کہا تمہیں پتہ ہے کہ محمدؐ جب کوئی بات کہتا ہے تو کبھی جھوٹ نہیں بولتا۔ مجھے ڈر لگتا ہے کہ کہیں تم پر وہ عذاب نہ آجائے جس سے وہ ڈراتا ہے۔ تمام سردار یہ سن

کرخاموش ہوگئے۔(حلبیہ) 11 اُن سب سردارانِ قریش کی یہ خاموشی اپنی ذات میں اس بات کی گواہی تھی کہ بلاشبہ آپؐ راستباز وصادق ہیں۔

یہودی عالم کی گواہی

عبداللہ بن سلام مدینہ کے ایک بڑے یہودی عالم تھے۔وہ مسلمان ہونے سے پہلے کا اپنا یہ واقعہ بیان کرتے ہیں کہ جب آنحضورؐ ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو لوگ دھڑا دھڑ آپ کو دیکھنے گئے میں بھی ان میں شامل ہوگیا۔ میں آپؐ کا نورانی چہرہ دیکھ کر ہی پہچان گیا کہ یہ چہرہ جھوٹے کا چہرہ نہیں ہوسکتا۔(ابن ماجہ) 12

ایک انسان کی سچائی پر اپنوں، پرایوں، دوستوں اور دشمنوں سب کا اتفاق کر لینا ایسی عظیم الشان شہادت ہے جو ہمارے نبی ﷺ کی راستبازی او سچائی کی زبردست اور روشن دلیل ہے۔

حوالہ جات

1 بخاری کتاب التعبیرباب اول مابدئ به رسول اللهؐ

2 بخاری کتاب التفسیر سورة لهب

3 دلائل النبوة بیهقی جلد2ص187دارالکتبه العلمیه بیروت

4 الوفاء باحوال المصطفیٰ لابن جوزی ص198بیروت

5 دلائل النبوة للبیهقی جلد2ص164دارالکتب العلمیه بیروت

6 ترمذی ابواب التفسیر سورة الانعام

7 بخاری بدء الوحی

8 السیرة النبویه لابن هشام جلد1ص320مصر

9 بخاری کتاب المناقب باب علامات النبوة فی السلام

10 بخاری کتاب المناقب باب علامات النبوة فی السلام

11 السیرة الحلبیه از علامه برهان الدین جلد1ص303مطبوعه بیروت

12 ابن ماجه کتاب الاطعمه باب اطعام الطعام